

کے عقائد سے بالکل جدا نہیں تھا حضرت
 کے بعد ایک اور نکتہ کے تال میں روز صاحب
 کو بھی قرار دیتے ہیں اور جی نہیں (میں نے)
 قبول کر کے اسے کاربھیجے میں یہ وہ بات ہے
 جو سلف صالحین میں میں نظر میں آتی (مٹا)
 ہر تادیبی اور ملامتی دونوں اسی جاعنوں سے عرض
 کرتے ہیں کیا مرزا صاحب بھی وہی نظر سے نہیں ہے
 جسکا آپ کو قرار ہے اور میں بھی نکال نہیں اب ذوال
 میں سوچ کر مرزا جی کے قدم پر بیعت لازم سے یہ جو فائدہ
 اسلام کو پہنچا کہ ان کی فہم میں اصولی اختلاف پیدا
 ہو گیا ہے کیا اسکی تفسیر میں سلف صالحین میں میں نظر آتی ہے؟
 اگر ہاں ہے تو یہ کہہ دیجئے کہ اگر مرزا جی کی ذات
 سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ ہلام ہے اور میں مع
 نشان کرکھ کر نکال کر کتب تک پیش جائیگا

اس کا کیا جواب؟

آج تک تو اسے مسلمان دوست ہی کہتے رہے
 تھے کہ خجرات اعمال پر موقوف ہے لیکن خدا کا حکم ہے کہ
 ان پر اس دھوکے کی بھارت ظاہر ہوئے لگی ہے اور
 انہیں ظہور پر خود دوسری عقیدہ کی جانب رجوع کر رہے
 ہیں جسکی مخالفت میں کہیں وہ اپنے علم و فضل کی تمام طاقت
 صرف کر دیتے کہ کھڑے ہو جاتے تھے مثلاً حال ہی میں
 ایک دوست نے ایک کتاب (مہمیت کی تصدیق کے لئے
 شکیں کی ہے اس میں فرماتے ہیں دربارے ہونے کسی
 عقیدہ کے کسی قدر قریب ہوجاتے ہیں کہ

یہ عقیدہ ہے کہ اسلام میں نکاحات وراثت اعمال صالحہ پر
 موقوف ہے بلکہ نکاحات خدا کے فضل پر موقوف
 کی گئی ہے اور نیک اعمال خدا کے فضل کو جذب
 کرنے کا ذریعہ ہیں اسی لئے اسلام نے نیک اعمال
 کو ہر فرد میں نہیں قرار دیا اسلام نے اگر نیک
 اعمال کی طرف توجہ دلائی ہے تو ساتھ ہی خدا کے
 فضل پر بھیار رکھا ہے اور یہ ہے چنانچہ پیش
 کردہ باتوں میں کہ اس ذات کا حکم ہے

میں نے ہم کر جنت اپنے فضل سے دی
 (سورہ فاطر رکوع ۴۰) ثابت ہو کہ نکاحات
 فضل سے ہے لیکن فضل کے جذب کرنے
 کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت
 ہے پھر ان تینوں سے فضل کا پلہ بھاری
 ہے قرآن شریف کی آیات سے صاف ظاہر
 ہے کہ نکاحات کے اعمال پر محدود ہیں کیا گیا نہیں
 نہایت واضح طور پر بتا رہی ہیں کہ اسلام میں
 نکاحات کا انحصار عمل پر نہیں رکھا گیا بلکہ نکاحات
 صرف خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ آئینہ
 احمدیت صفحہ ۹۷-۱۹۵۰

ہم سب سے روز اول سے بلکہ محدث سے ۶ سو سال پیش
 سے ہیں کچھ آئے ہیں کہ خدا اسے سے کہنا ہے کہ
 جس پر ہم کو مقرر ہے اس پر تم کو نکالا اور میں پر
 تم کو نکالا نظر ہے اس پر تم کو نکالا۔ پس یہ نہ
 اور اسے نکھانے پر تھکے نہ وہ صوبہ کرنے والے
 پر بلکہ تم کرنے والے تھو کہ (۱۵:۱۵۹)۔
 آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یہو عیسیٰ
 پر ایمان لانے سے۔ استبان حضرت ہے (تکثیر ۱۶:۱۶)
 لیکن اگر اہل اسلام عیسیٰ کے عقائد کو رد کریں تو اس
 ایت کا کیا جواب ہوگا

نور علی منشاں ذریعہ نشر آجروہ یعنی جو کوئی
 کرے یا بائی ایک منشاں کے برابر وہاں کہہ دیجیے گا۔
 (قرآن سورہ الزلزال)

دوسرا کیا اگر یہ سماج زندہ ہے

ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ آریہ سماج بظاہر مذہب مرکی
 ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آریہ سماج کے مساکل
 خصوصاً جنکی تشریح ستیا رتھ پرکاش میں درج ہے
 نہ صرف زندہ وہی نہیں بلکہ معدوم ہو چکے ہیں۔ معدوم کا
 نظریہ نے اس لئے کھلا ہے کہ خلیہ دینہ جی کی بیان
 کردہ ان تعلیمات اور پر جو روچہ نہ وہ دھرم سے اسے
 متاثر کرتی ہیں کسی نے ابتداء میں عمل کرنے کی کوشش

کی ہو مگر اب تو آریہ سماج سے ان کا نام بھی ہٹتے ہوئے
 خولتے ہیں اور دراصل شریعت ہمارے دھرم کا یہی
 کہ قومیت دیانت اور دیگر تہذیبی و معاشرتی امور میں
 وہ اپنی فتح و نفرت کے گیت گاتے رہے ہیں مگر وہ
 باتیں ہیں جنکو آریہ سماج کے امتیازات خصوصاً سے
 کوئی واسطہ نہیں۔

مگر یہ کہ کوئی من چلا جاسے یہ کہہ دے کہ اگر ہم
 آریہ سماج کی تعلیمات متاثر نہ ہو چکے ہوں تو اس سے
 یہ کیسے ثابت ہوگا کہ ہم اسکی خلاف ورزی بھی کرتے ہیں
 پس ہم پہلے اشارہ ایک بات عرض کر دینا کہانی سمجھنے
 ہیں۔ سیکھے سوائی دیانت میں سماج نے مرد و عورت
 دھرم سے اختلاف کرتے ہوئے ستیا رتھ پرکاش میں
 فرمایا کہ

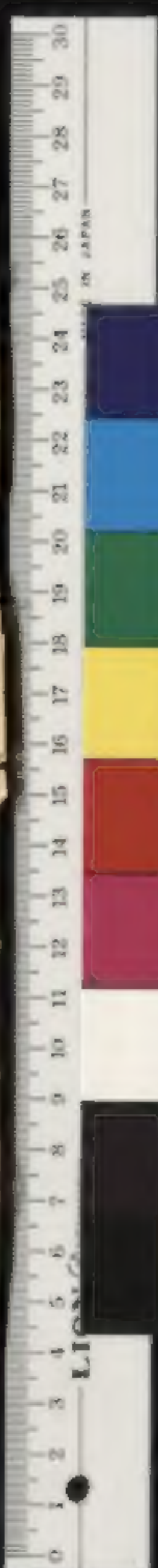
(۱) جس عورت یا مرد کی شادی کی طرف رسومات اور
 ہولی ہولی ترانے کا اندھا دھن تانی ہونا چاہئے لیکن
 نہیں چھڑی اور دلش درلوں میں کشتیوں کی نوبت
 اور کشت درج مرد کا دوسرا میاؤں میں چاہئے۔
 دو جوں میں ازدواج تانی لگتی ایک
 یا ایک ہی نہ ہونے چاہئیں صفحہ ۱۲۲

دوسرا ہم کہتے ہیں کہ دو جوں میں عورت اور مرد
 کا ایک ہی دھند یا دھندلایہ وغیرہ شاستروں میں
 لکھا ہے۔ (دوسری دفعہ نہیں)۔ (صفحہ ۱۲۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد و عورت اور دھرم و دنیا
 یا چھڑی ہوں تو ایک ہی شادی کریں اور جو خود میں
 ہا شک و دوسری بدشاہی کر سکتے ہیں۔ اب آریہ سماج کا کوئی
 اخبار کوئی رسالہ یا کوئی پوسٹ آفیس اس میں غلط
 خبریں صرف میں اور بڑے غلط خیالات سے دستا خط
 پاؤ گے کہ شادی بیگانہ کا سماج عام ہوسا ہے اور
 مذہب سے مرد و عورتی شادیوں کر رہے ہیں۔ سبھی مل
 ہی کی بات ہے کہ سوامی شریو حاتہ جی کے صاحبزادہ
 نے دوسری شادی کر لی ہے۔

اب شریو کا مقام ہے کہ عید آریہ سماج کی حرکت
 امتیازی تعلیم کے خلاف جاسے دوسری شادی پر زور

رہے ہیں
 جن میں تو بہت
 دوسری شادی
 کے نزدیک
 اور یہ ہے
 قوم بچنے اس
 میں اور ان
 میں سماج کی
 خواہم
 اسلام اجڑے
 شادی کے
 گھر بچنے کا
 قرار دیا ہے
 اسکے خلاف
 یہ بیان کر
 اور بکری کھینچ
 کر کشش کرتا
 ہے اور عالمگیر
 اہل یسوع کو
 اکثری لفظ
 اچھل چوہا
 دوسرے الفاظ
 ہیں یہاں
 پھرتے ہوئے
 دکھاتے ہیں
 کیا کہتا ہے
 مفتی منظور
 سے تبدیل نہ
 جو خط و کتابت
 ہے جو مفتی



رہے ہیں اور اس فرض کے لئے جہاد انہیں بتائی
 گئی ہیں تو یہ تو کہ آج کے مسلمان کی موت ہو چکی نہیں؟
 دوسرا کہ یہ ہے کہ اسلام کی حیثیت کے نزدیک
 دوسری شادی میں کوئی قیامت نہیں مگر آئیہ سنا
 کے تو ایک یہ درجوں کا نہیں بلکہ شہر و دیوں کا کام ہو
 رہا ہے آج کے دن کیوں میں نکاح قاتی ہو رہے ہیں
 قریح بچہ اس کے اور کیا کہیں کہ ساری مسلمات ان کا بگڑ
 ہیں اور ان کے باعث بیویوں کو شہر و دیوں کا کام ہے کیا
 ہیں سنا کی برکت ہے؟

۱۵۱ مذہبی تشدد

خواجہ کمال الدین صاحب کا اس بار سالہ اشاعت
 اسلام اور ہندو کی اشاعت میں مذہبی تشدد و لگے درختوں
 شاخ کے کہ میں ملیں اور گریٹل کا سورج سے بچتا رہا
 گھر چھوڑ چکا کہ اس لئے مذہب اسلام کو اپنا مذہب
 قرار دیتا ہے (۱۵۲) اٹھ دہائیوں میں ملیں کہ ہے اور
 اسکے خلاف ہی کے لوگ کرن اور کیسے ہیں مگر اخلاقیات تمام
 ان کے بیان کردہ تجربہ کہ اپنا پھیلانی مانتیں کہ کرسٹا
 اور مٹری سچوں پر مذہب اور داری کا لازم ہاید کرتے کہ
 کوشش کرتا ہے جو فرض کرتے ہیں کہ سمیت عالمگیر
 ہے اور عالمگیری میں مغرب اور مشرق میں کوئی امتیاز نہیں
 بلکہ ایک کو تمام نیک اور دینداروں کا کامل نمونہ سمجھنے والے
 اکثر یہ غلط کرتے ہیں کہ ان کی نگاہوں سے مشرق باطل
 اور جمل ہو جاتا ہے اور اسی ایک ہی جانب دیکھتے رہتے تو
 دوسرے افکار میں تعصب کہا جاتا ہے۔

پس یہ اشاعت اسلام کا رخ قادیان کی جانب
 پھیرتے ہوئے مشرق میں تشدد کا ایک ناز و نثار
 رکھتے ہیں مگر کسی کی دیکھنے کی آنکھ تو دیکھ کر حقان
 کیا کہتا ہے پچھلے دنوں مفتی محمد صادق صاحب کے قلم
 مفتی مظہر محمد صاحب سچے ہو گئے اب نے اپنے بیٹے
 سے تبدیل مذہب کی وجہ دریافت کی اور اس ملک میں
 جو خط و کتابت ہوئی اس کا ایک حصہ ہمارے تحویل میں
 ہے جو مفتی مظہر احمد صاحب نے میں اس لئے دیا

کہ اسے دلوں میں شائع کر دیا جائے مگر اس اجازت
 کے باوجود ہمارے اس اشاعت کے ایک اجتناب اختیار کیا
 تھا۔ لیکن اشاعت اسلام کی خاطر ہم تاجدار اس کا
 ایک حصہ دلوں میں کرتے ہیں۔
 عزیز من اسلام علیکم
 جیسا کہ آپ کے خیالات کہ اسلام نہ
 ہو جائے آپ کے واسطے مکان بنوانے
 کی تجویز ہمیں کس طرح کرنا ہو سکتا ہو؟
 (مفتی مفتی محمد صادق - ج ۱۳)

اس کا مطلب صاف ہے۔ یہ کہ اسے میرے بیٹے مظہر
 جب تک کہ تم سبھی ہر گز میں تمہارے لئے مکان نہیں
 بنواؤ گے۔ اس جب تم وہاں قادیان کی نبوت کے
 قائل ہو جاؤ گے تو میں تمہارے لئے مکان بنواؤں گا۔
 کہو احمدی دوستو کیا یہی نہیں سواداری ہے؟
 کہنا پڑا لکھتے ہیں انام پند گو
 دوا جہاں لکھتے شیخ و بیان شفا

۱۵۲ کیا یہ جیوری سنگھ ہیں؟

گزشتہ نمبر میں لکھا گیا تھا کہ جس پادری ۱۹۱۱
 جیوری سنگھ نے سوامی چھاتہ کے مقدمہ میں سکالر
 کے خلاف مسلمانوں کی جانب سے شہادت دی ہے
 یہ فرد افشاں اس سے واقف نہیں اب دہلی سے
 مندرجہ ذیل مکتوب موصول ہوا ہے جس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ آپ کا نام جیوری سنگھ ہے۔

مشر جیوری سنگھ کے بارے میں دریافت طلب
 اور کا جواب دیا گیا ہے وہ پیدائشی سچ
 نہیں ہیں بلکہ لومر میں جو ان راہبوتوں
 میں سے ہیں انکے معلوم ہو سکتا ہے جس سے
 نیا اور حوس کے سچے ہیں مگر اب دینے سے
 پیشہ معمر کی کیشی کشت تھے اب تو کہیں ہیں
 پیلے دہلی کے مکان و دارانہ کے ہولی ٹریٹی جی
 میں کام کرتے تھے اب دہلی میں نہیں رہتے
 کا پتہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ جو جب بدلتا ہے

اپنے لئے خود کو مشنری بنا کر کیا تعلیم خاصی
 ہے شاید انٹرنس ایک تعلیم یافتہ ہیں۔ اس
 بی بی مشن کے ملازم تھے اور ہیں۔ مرنے کا
 ۳۰ سال کی ہے۔
 (آر۔ ایم۔ ساجک - دہلی)

۱۵۳ توہین پیشوا بیان دین

سوامی چھاتہ کی جس کتاب پر بیان کردہ توہین
 دین کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے ہم نے اسے اب
 تک نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہوتا تو اس پر کہ اس پر عدالت
 میں مقدمہ منجانب سرکار دائر ہے احمد در فیصل
 پر ملنے لگتی کہ ہے کی ہیں اجازت دہلی اس مقدمہ
 سے قطع نظر صرف ایک عام اصول پر اپنے خیالات کا
 اظہار کر دینا مذہبی سمجھتے ہیں تاکہ ہمارے غیر سچی
 دوستوں پر پادری سچ پڑیشن واضح ہو جائے۔

جو کہ قرآن نے اہل کے انبیاء کو تسلیم کیا
 ہے اس کے جب کوئی ان کی توہین کرتا ہے تو سب سے
 اہل سچوں کی رائے اسی ہوتی ہے اور ہمیں سلاطین
 کی اس سوال ایک ہی بات دہلی ہے اور وہ یہ کہ
 حبیب بائبل کے ہندوؤں کی توہین کی جاتی ہے تو سچوں کے
 خلاف مدد کے احتجاج کیوں بند نہیں کرتے۔ اس
 کا جواب یہ ہے کہ سچوں کے سینوں میں یہی گرتی ہے
 ہے نہ کہ سنگ و خشت اور ابراہیم۔ موسیٰ یعقوب
 سلیمان وغیرہ توہین سے ان کی جی دہلی ہی دلا کر
 ہوتی ہے جیسے کہ مسلمانوں کی۔ لیکن سچی اپنے استاد
 خداوند بزرگ مسیح کہ تعلیم اور فتنہ کی تعلیم میں سے
 ہر دانش کر لیتے ہیں یہاں تک کہ ان میں مسلمان سکالر
 سے داد خواہی کے طالب ہوتے ہیں سوامی دیا تہ
 جی نے سنیانہ پرکش میں سچوں کے حق ان کے
 پیشواؤں کے دینی ہندوؤں وغیرہ کی عقیدہ توہین کی ہے
 اس سے صرف فتنہ سچی کی انتہائی دائرہ داری ہوتی ہے
 لیکن جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیحیت ناقابل عمل ہے وہ
 جیوری سنگھ کی اسی مثال سے گویا ہو گئے کہ

Librairie

IN JAPAN

مراسلا

حافظ امجد اویس شیخ عبدالحق

وہ میں ممبروں کے جلسوں کے اشتہار کے مطابق
 وخطہ قنات جناب قنات پادری حافظ امجد اویس شیخ عبدالحق
 مرحوم سے کسی مناظر اور شیخ عبدالحق صاحب سکریٹری
 امجد اویس کے درمیان ہوا کرتا رہا۔ اصل خطہ
 میرے پاس موجود ہیں۔ رکتوں کے اسٹیٹس خدمت ادلی۔
 طے کر فرما کے جناب شیخ عبدالحق صاحب
 جناح عالی بعداد جب کے گذارش ہے کہ آپ کے پیرام
 مورخہ ۱۲۸۳ھ میں خطہ و تقاضا ہم کر رہا جس میں آپ نے
 کسی جاعتوں کے خلاف مکر مخالف کیا ہے مناسب تھا ہوا
 جاعت کو نہ ہو پیرام مخالف کرنے سے پیشتر ہم سے
 شرط و مضامین اور اوقات مناظر کا فیصلہ کرتے لیکن
 قاضی سہرا نے حال نظر انداز کر دیا۔ ہم ہم مباحثہ کے لئے
 تیار ہیں۔ ہر سال کے آپ مباحثہ کے لئے آج عرفہ
 ۲۰ مارچ ۱۳۸۳ھ بعد نماز مغرب یعنی ۷ بجے سے ۱۱ بجے
 شب تک ہم کو وقت و محنت فرمائیں کیونکہ کل ہم رنگ وقت
 کہ وہ سے میرے ہونگے۔ اور اول مضمون ہماری طرف سے
 پیش ہوگا۔ مضمون مرزا صاحب اور اسلامی رہا ہوگا۔ لہذا
 گذارش ہے کہ دست عامل بقدر اس کا تحریری جواب
 ضایت فرمائیں۔ والسلام

نہار منہ امجد اویس (موروثی مافدا)
 جواب منجانب شیخ عبدالحق صاحب
 کرم منہ جناب پادری صاحب

تسلیم آپ کے رفقہ کے لئے شکریہ۔ جناب سے جو مضمون
 تحریر فرمایا ہے وہ اسلامی نقطہ نگاہ سے قابل اعتراض ہے
 ہم حضرت مرزا صاحب کو مجدد وقت تسلیم کرتے ہیں۔ اور
 اس لئے اگر آپ کسی اصول پر گفتگو فرمانا چاہتے
 ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ اس آپ کے سامنے آئی کو

وقت دیکھتے تیار ہوں۔ امید ہے کہ آپ بوقت پہنچے
 خاکسار عبدالحق
 سکریٹری امجد اویس انجمن اشاعت الاسلام دہلی
 عظم منہ جناب شیخ عبدالحق صاحب
 تسلیم عنایت نامہ وصول ہوا۔ ہر سال ہوں جو
 مضمون ہم نے تحریر کیا تھا وہ بار سے خیال میں نیز اسلامی
 نقطہ خیال سے قابل اعتراض تھا لیکن چونکہ آپ حضرت
 مرزا صاحب کے افاضہ مجدد وقت تسلیم کرتے ہیں۔ اس
 لئے ہم براہ عنایت اسی مضمون (مجدد الوقت) پر گفتگو
 کرنے کا موقع دیکھتے ہیں۔ جناب کی شرط تاریخ کی
 نسبت منظور کرتے ہیں۔ براہ کرم اس کا جواب
 ہم دست عامل بقدر اخلاص فرمائیں۔ کہ ہم بدقت
 اپنی جاعت کو اطلاع دے سکیں۔

نہار منہ امجد اویس
 جواب منجانب شیخ عبدالحق صاحب
 کرم منہ جناب پادری صاحب
 تسلیم۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم سوائے خاموش اسلامی
 مضمون کے کسی دوسرے مضمون پر گفتگو کرنے کے لئے
 تیار نہیں۔ اگر آپ آج شام کے وقت تشریف لائیں تو
 اس مضمون پر تقریریں ہو سکتی ہیں کہ آج کل خوف و ہراس
 خاکسار عبدالحق
 سکریٹری امجد اویس انجمن اشاعت الاسلام دہلی
 عظم کرم منہ پادری صاحب

تسلیم عنایت نامہ وصول ہوا۔ افسوس ہے کہ
 آپ جو سوائے اصل مضمون کے جسکا ثابت کرنا آپ کا
 فرض اولیٰ ہے۔ دوسرے مضامین پیش کرنا چاہتے
 ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا ہے اور آپ کو اپنے مسلمات
 کو ثابت کرنا چاہئے۔ ہم خوف و ہراس میں پہلی مباحثہ کو تیار
 ہیں۔ نہ شک آپ کے ہمارے وہ شکوک جو حضرت
 مرزا صاحب کے مجدد ہونے پر ہیں رفع کرنے کو
 تیار ہیں۔ امید ہے کہ آپ تکلیف کے لئے مصلحت
 فرما کر جواب سے مضمون فرمادیں گے۔

امجد اویس

جواب منجانب شیخ صاحب
 کرم منہ جناب پادری صاحب
 تسلیم۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سوائے اسلامی
 اصول کے کسی دوسرے مضمون پر گفتگو کرنے کے لئے تیار
 نہیں ہوں۔ خاکسار عبدالحق
 سکریٹری۔ امجد اویس انجمن اشاعت الاسلام دہلی

بائبل کے قدیم نسخے

۱۶
 انڈیا خاندان تقاریر سر جناب پادری عبدالحق صاحب
 راجست بائبل پادری صاحب کا ایک مسلسل مضمون
 دیر سے زیر عنوان احمدی فائل سے گفتگو تیار ہے۔
 ہے۔ یہ مضمون اس سلسلہ کی قطعاً ہے۔ دو سہ
 غلط اور تاویل پادری صاحبان سے جنہوہ غلط فرمائیں
 جنہیں مسلمانوں کے عمداً ان احمیوں کے اعتراضوں
 سے خصوصاً واسطہ چاہئے اس میں اس قدر کھنکھارنا
 کے قیاساً غلط ہو جو میں کہہ رہا ہوں ہے کہ میں آپ کو
 ان کا نشانہ نہ لگا۔ اس جو امید ہے بروری اللہ و تبارک
 جانہ ہری اب تک خاموش ہے۔ حق

۱۷
 (۱) قدیم ترجمے۔ ان میں سے چند ایک کا
 تقریباً بیان ہی اہل میں درج کرتے ہیں۔
 (۲) اقلیم مصر بائبل اور اسرائیلی ترجمہ ریت
 عہدہ کے صحیفوں کے لکھے جانے کے چند سال بعد
 اس زبان میں کیا گیا جو اس سے طوارفہ کے ایام میں
 فلسطین اور اس کے قریب و جوار میں رومی تھی۔ چنانچہ
 عہدہ کے کل کھیتے لکھنے سے مشورہ کے بعد
 کے امین لکھے گئے۔ اور یہ ترجمہ چند سال بعد میں درج
 مدی کے شروع میں کیا گیا۔

(۳) اقلیم لاہینی ترجمہ۔ مشورہ کے قریب
 عہدہ کا ترجمہ و طبع۔ ان میں کیا گیا جس کو درج
 مدی کے آخر میں طبع میں لکھ دیا۔ تیسری مدی میں
 یہ نسخہ نے اشتغال کیا۔

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

تو کفایت لکھائی کہ کسک کیلئے۔ اچھا لکھا۔ اچھا پیشا ہر وقت
 حیرت و کثافت۔ کھانا لکھنا و کھانا کی مدد کرنا۔ بچوں کو پان
 صیبت کا خیال رکھنا۔ خدا کے کام کو سب سے پہلے کرنا۔ اگر
 آپ فرمائیں کہ غریب و غریب سے ہر ایک آدمی قلیل ہو کر کیا کس
 کی مدد کر لگے اور کیا۔ اور خدا میں دیکھو کہ اس کا جواب یہ ہے
 کہ حال ہی میں ۲۰۰ مسلمانوں کا ایک ٹریکٹ دیکھنا نام ہی کفایت
 شمار ہوتا ہے۔ اور اگر کچھ ہی بچوں اور بچوں کے کپڑے
 کی طرف سے لکھا ہوا ہے۔ اس میں غریب سے غریب کے
 واسطے ہیں کفایت شمار کی کے ساتھ ہیں انداز کی انیس
 لکھتا ہے کہ اس میں کچھ کچھ کفایت سبیل اور آسان ہے
 ایک مقررہ ہمسار پر عمل کر کے اپنا راز اپنے اہل بچوں کا پیش
 کا لے کر آئیہ کے واسطے اپنے بچے پڑھانے اور بچوں کی تعلیم
 اور ان کو مستسا بہ و پروردگار کے واسطے کا چھانڈنا کر سکتا
 ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بہتر طریقہ کوئی اور نہیں ہو سکتا
 ایک نہایت ہی مستسا بہ اور مفید ہے اس میں بڑی خوبی
 ہے کہ اس کے واسطے کلام کی اس بات پر عمل ہو سکتا ہے کہ
 سب سے پہلے کر خدا کا ذکر اہل بیان سے۔

سبھی آدم بہت ہی مجلس کی حالت میں سے گذر
 رہی ہے تاہم اس ٹریکٹ کو بھیکس یہ آپ کے اور
 آپ کے لکھنا ان کے واسطے ایک عمل اور مفید دستور العمل ہے
 اور فیض اللہ فیہ سکھائی کہ کچھ ہی بچوں اور بچوں کے
 لکھنا ہر سے صفت منگو کر رہیں۔

ایم۔ کے۔ خان۔ مہال سنگھ پٹیل۔ لاہور

آرامی معاصرین

ستیا رتھ پرکاش میں قطع دریدہ

ہم اس بات کو کہ سے محسوس کرتے ہیں کہ پرتی مذہبی
 بھلا اپنی لاپرواہی سے رشی گروہوں کا مفہود اڑا رہا
 ہے۔ وہ امرت کے قابل منصف نہ رہی دیا کہ کے
 اور عقل سے اہل ذرا سے ارتقا کے خیالوں کے لئے ایک
 اور اضران کا باب کھول دیا۔ کے بعد ستر ستر منکار و
 کا ظہور ہوا۔ آج کل میں اس نے کافی اہل بچا دی۔
 اور دونوں میں پرتی مذہبی بھلا کا ستیا رتھ پرکاش
 شائع ہوا ہے اس میں بھی لکھنا چھانٹ موجود ہے اور
 باب کے آغاز میں رشی روایت سے جو راج لکھنا ہے وہ اس
 اور ستیا رتھ پرکاش میں موجود نہیں ہے۔

ہیں کچھ نہیں آتی آخر پرتی مذہبی بھلا کے کس
 رشتہ کو سامنے رکھ کر اس ویجا کو حروف خدا کی
 طرح لکھا اگر اس طرح رشی کرتے گروہوں میں من مانی
 ہو وہ بدل اور قطع برید ہو گیا اس سے کہ یہ سراج کو
 تقویت پہنچا۔ انکشاف ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال پر
 کریں باقی نقطہ نگاہ سے غور ہو۔

اس قطع ترجمہ کے صفا اول پر سب سے پہلے سطر
 ہے حرف ہی ترجمہ مستند ہے۔

ہم چون میں یہ کس نے لکھا ہے یا اگر پرتی مذہبی بھلا
 نے یہ کچھ نہیں پڑھتا کہ بے لکھا پرتی مذہبی بھلا
 اسکتا ہے۔ ایک اور کچھ بھلاں جو اس بھلا سے زیادہ
 اور گناہوں اور زیادہ کام کرنے والوں میں انہوں نے میں
 ستیا رتھ پرکاش کو اور بھلا میں چھو بیٹا ہے اور اس
 قطع برید ہے پاک بھلا ہے جو بھلا رشی گروہوں
 سے کرتا آتی ہے۔

حرف ہی ترجمہ مستند ہے کا مطلب یہ ہے کہ رشی

کرتے گروہوں کی کثافت چھانٹ میں قطع برید میں تو
 میں یہ بھلا پانچاں آپ ہے؟
 (پیرگٹ ۳۰ مارچ)

سیح کی ولادت بلا پید

جناب مرزا صاحب کے مقام پر فرمائیے کہ
 ہر صاحب الرحمن منہ ترجمہ عربی مہارت۔
 یہ بات ۲۰۰ سے عقائد میں داخل ہے کہ عیسائی و
 بھلا بھلا عرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے اور اس
 دور میں کوئی امر عید نہیں کہ آپ مذکور کا منور
 اٹھ لکھانے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوت
 جو وہ غیر آپ کے پیدا ہوا اس کے بعد مکہ لکھنا
 فرمائیے۔ کچھ نہیں کہ بھلا ہے باب یوسف کے قطع سے
 پیدا ہوئے اور بھلا کے وجہ سے حقیقت کو نہیں
 لکھنا (۲۰ مارچ)

مرزائی و بھائی دونوں بھائی

مرزائی اللہ قاصد صاحب نے یہ لکھا ہے کہ بھائی
 اور بھائی بھلا کی طرح حضرت سیح علیہ السلام کی حیات
 کے قابل ہیں۔ حالانکہ اصل قطع ہے۔ اہل بیابا عقیدہ
 ہے کہ سیح کو صلیب دی گئی۔ جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ
 ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بھائی کہتے ہیں وہ رسول پر ہی
 لگے۔ اور مرزائی کہتے ہیں کہ وہ مردہ بچے ہو گئے۔
 اور کچھ میں اگر مرزائی کہیں سداوں کا عقیدہ جو توحید
 حمید و عبادت شریف بلکہ کتب سابقہ کے ہیں مذہب
 ہے۔ وہ یہ ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام (بارہ) اس دنیا میں
 تشریف لاد گئے۔ ان کے ہاتھ سے دین اسلام میں
 اتفاق اور اتفاق میں پہلی بار لکھا۔ (۱۵ مارچ ۱۹۲۹ء)

۱۵ مارچ ۱۹۲۹ء

